سورة البقرة

آيات ١٢٧ - ١٣٠

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾
رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا
مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾
رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ
الۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾ ع
وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى
الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾

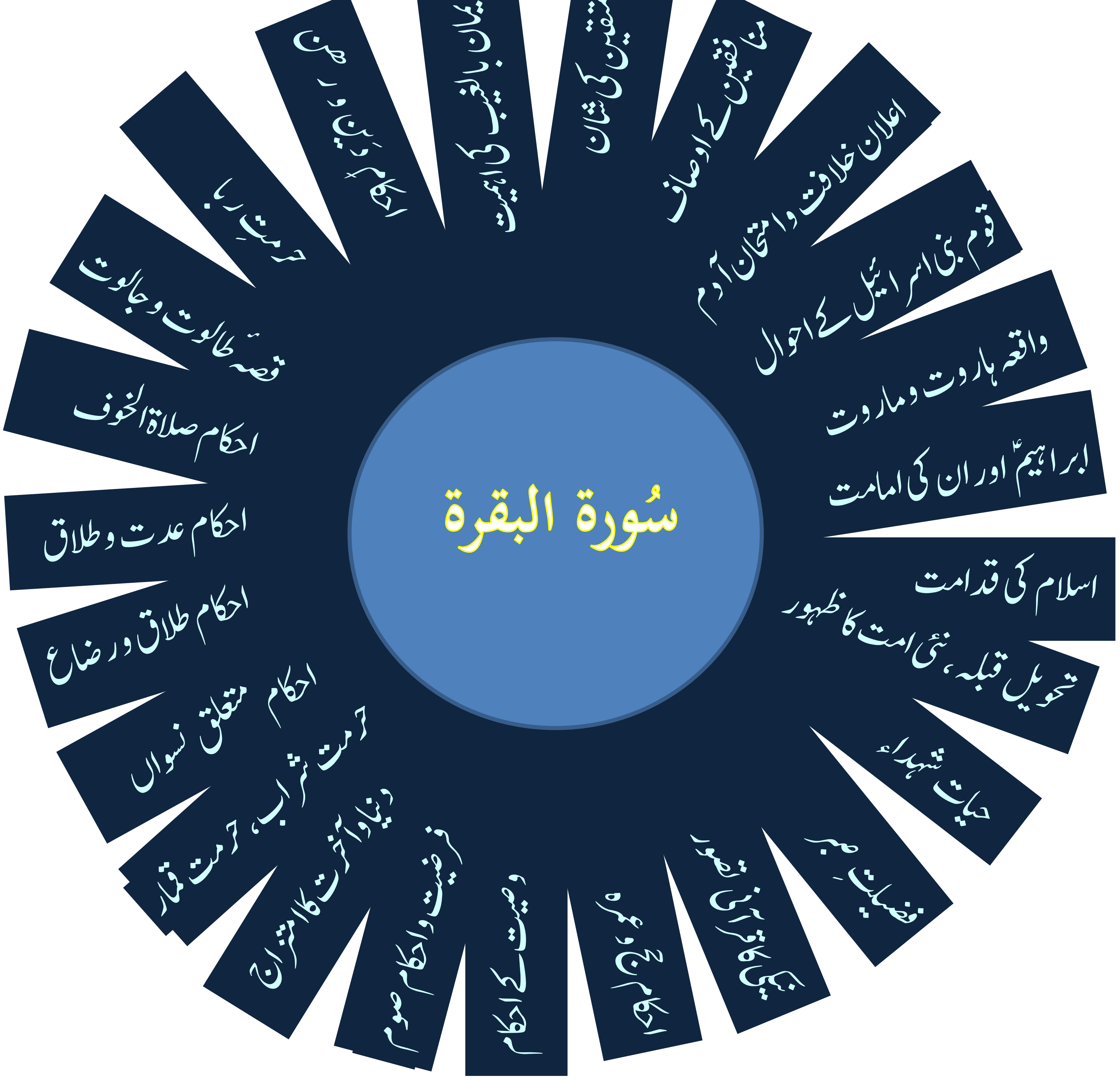

سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

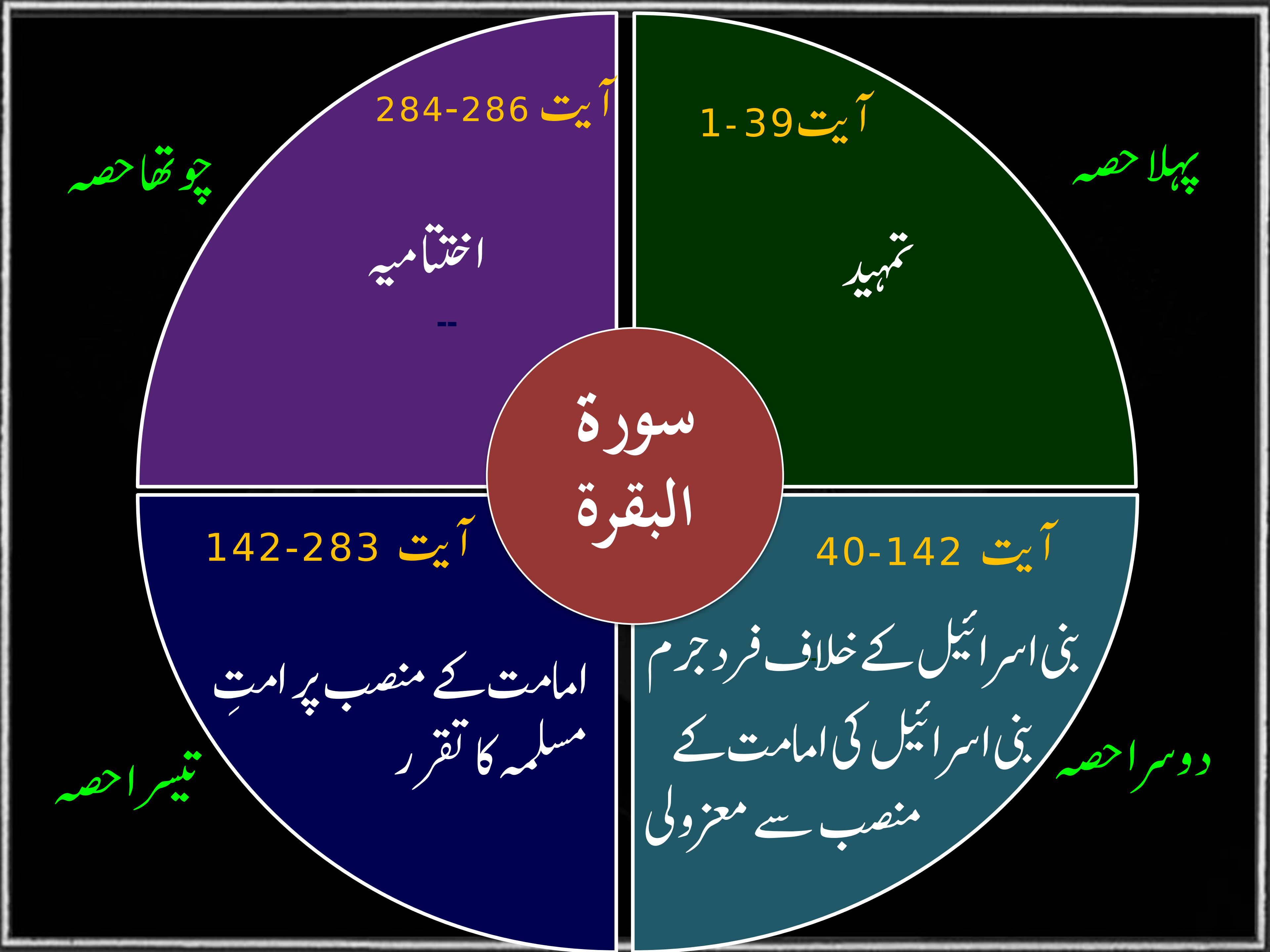

سورة
البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

خانۂ کعبہ کی تعمیر کے وقت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی فکر انگیز دعائیں

روحانی ومادی زندگی کی ضروریات کی جامع ہیں

ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

1. بلدِ امین کی دعا
2. وہاں کے رہنے والوں کے لیے
3. قبولیت کے لیے استدعا
4. اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اسلام واخلاص کی دعا
5. مناسک واحکام کی تشریح و تعلم کی دعا
6. توبہ ورحمت کی درخواست
7. ایک ایسے رسول کے لیے دعا جو اللہ کے احکام لوگوں کو سنائے، جو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور جو ان کے دلوں اور دماغوں کو پاک اور بلند کردے

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾

وَاِذۡ يَرۡفَعُ -اور جب بلند کر رہے تھے

اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ -ابراہیمؑ بنیادوں کو

قاعدة ۔ بنیاد	قواعد ۔ بنیادیں

مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ -اس گھر کی اور اسماعیلؑ

رَبَّنَا -(تو کہتے تھے) اے ہمارے رب

تَقَبَّلۡ مِنَّا -تو قبول فرما ہم سے

اِنَّكَ اَنۡتَ - بیشک تو ہی

السَّمِيۡعُ -سننے والا

الۡعَلِيۡمُ -جاننے والا ہے

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

اور یاد کرو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ جب اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے، تو دعا
کرتے جاتے تھے: "اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے،
تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے

And remember Abraham and Isma'il raised the foundations of the House (With this prayer): "Our Lord! Accept (this service) from us: For Thou art the All-Hearing, the All-knowing.

وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾

تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

- ایک والہانہ انداز - بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں کو بتایا جارہاہے کہ وہ انسانیت کے لیے کیسا مبارک ہوگا جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اس گھر کی بنیادیں اٹھارہے تھے
- بنی اسرائیل ! تم نے تاریخ کو مسخ کرکے رکھ دیا ہے۔ ذرا غور سے دیکھو ! اس گھر کی بنیادیں اٹھانے والے ابراہیم علیہ السلام ہیں ۔ (بیت المقدس تو سلیمانؑ نے سینکڑوں سال بعد بنایا)
- پھر فیصلہ کرو اللہ کا سب سے قدیم گھر جو حضرت ابراہیم کا بھی قبلہ رہا وہ کونسا تھا؟
- حضرت اسماعیل بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر نہ صرف تعمیر میں شریک ہیں بلکہ دعاؤں میں بھی شریک ہیں۔ (بنی اسرائیل ! تم نے ان دونوں بزرگوں کا تعلق اس گھر سے کاٹ دیا)
- کعبے کی دیواریں بلند کرتے وقت ان دونوں کی دلی کیفیات کا اندازہ کرو ! ان کے ارمان اور ان کی پاکیزہ آرزوئیں بھی بھی عرش الٰہی کی طرف اٹھ رہی ہیں۔
- تاریخ کے اس عظیم ترین واقعے کو انجام دینے والے اس کی قبولیت کی دعا کررہے ہیں

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا -اے ہمارے ربّ اور تو بنا دے ہم کو

مُسْلِمَيْنِ لَكَ - اپنا فرماں بردار

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ -اور (بنا دے) ہماری نسل سے

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ - ایک فرماں بردار امت اپنی

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا -اور ہمیں دکھا ہماری بندگی کے طریقے

وَتُبْ عَلَيْنَا - اور توبہ قبول فرما ہماری

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ - بیشک تو ہی تو بار بار توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ -اور نہایت رحم فرمانے والا ہے

نسَكَ يَنسُكُ ،
نَسْكًا ومَنْسَكًا
پاکباز ہونا
مناسک ۔ قربانی (بندگی) کے طریقے

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَ
اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

"Our Lord! make of us Muslims, bowing to Thy (Will), and of our progeny a people Muslim, bowing to Thy (will); and show us our place for the celebration of (due) rites; and turn unto us (in Mercy); for Thou art the Oft-Returning, Most Merciful

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾

دعا کی وضاحت

- دعا کے بیچ بار بار "ربنا" کا اعادہ اور دعا کے مناسب صفات الٰہی کا حوالہ دعا کے آداب میں سے
- یہ دعائیں اپنی گہرائی اور گیرائی میں بے نظیر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بے ساختہ اور فطری ہیں - انھیں اللہ کی کتاب میں ذکر فرما کر پروردگار نے لافانی کر دیا
- دعا میں پہلی چیز - خود اپنے مسلم بنائے جانے کی ہے (مسلم - خدا کے کامل فرماں بردار) اپنے لیے ایمان واسلام اور خشیت و تقوی کی دعاؤں سے کوئی بھی مستغنی نہیں
- اللہ کے حضور عاجزی ایک ایک لفظ سے چھلک رہی ہے۔ دعا مانگنے والے، ایک اللہ کا خلیل اور دوسرا اللہ کی رضا کے ذبیح- تاریخ ان کی عظمتوں کی گواہ ہے۔ لیکن بارگاہ رب میں ان کی عاجزی کم ہونے کی بجائے روز بروز بڑھتی جارہی ہے
- پھر اپنے عظیم مقصد اور عظیم مقام کے حوالے سے کوئی چیز نہیں مانگ رہے بلکہ وہ چیز مانگ رہے ہیں جسے عام دیکھنے والی نگاہ بہت معمولی بات سمجھتی ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

دعاؤں کا انداز دعا کا شعور بخشتا ہے

- وہ پیغمبر ہیں، رسول ہیں، دنیا کے امام ہیں، لیکن صرف یہ درخواست کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ہمیں اپنا مسلمان بنا لے حالانکہ وہ نہ صرف کہ مسلمان ہیں بلکہ دنیا نے ان کی ذات اور ان کی زبان سے دین اسلام کی دولت پائی ہے
- ایسا لگتا ہے جیسے وہ کہہ رہے ہیں ہمیں اللہ نے بیشمار سعادتوں سے نوازا ہے اور دنیا کے لیے ہمیں ہدایت کا سرچشمہ بنایا ہے۔ لیکن اللہ کے سامنے ہماری حیثیت ایک فرماں بردار غلام کے سوا کچھ نہیں
- (اللہ کے نبی اور ان کے راستے پر چلنے والے بھی اللہ کی نوازشات سے جیسے جیسے گراں بار ہوتے جاتے ہیں ویسے ویسے ان کی عاجزی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے)
- اپنی اولاد کے لیے بھی یہی دعا مانگی - ہماری اولاد میں سے ایک (فرماں بردار) مسلم امت اٹھا

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾

مسلم امت - امت، ایک فرد کا نہیں ایک قوم اور ایک گروہ کا نام ہے

- اسے زندگی گزارنے کے لیے ایک وطن چاہیے۔ زندگی میں تنظیم کے لیے ایک حکومت چاہیے انفرادی و اجتماعی اداروں کو چلانے اور نظم و نسق کی درستی کے لیے ایک آئین اور قانون چاہیے ضروریات پورا کرنے کے لیے وسائل اور دشمنوں سے دفاع کے لیے طاقت اور قوت چاہیے
- ان چیزوں سے امت باقی رہتی ہے اور اپنا وجود منواتی ہے، اسے ایک وقار اور ایک مقام ملتا ہے
- دعا- الٰہی ! ہماری ذریت میں ایک امت اٹھا اور انھیں یہ ساری نعمتیں اور دولتیں عطا فرما، لیکن اسے تیری مُسلِمہ ہونا چاہیے **ان کا وطن** تیری بندگی اور تیری اطاعت کی سرزمین ہو۔

ان کا آئین اور قانون تیرے احکام پر مشتمل اور تیری رضا کے مطابق ہو۔

ان کے ادارے تیری حقانیت کے علمبردار ہوں، **ان کی قوت** تیری قوت ہو، جو تیرے دین کی محافظ اور بندگان خدا کی کفیل ہو۔ **ان کے ملک** اور ان کی ریاست کو دیکھ کر لوگوں کو اندازہ ہو کہ ایک ایسی ریاست جس کا انتساب اللہ کی طرف ہو اور جو اپنا حقیقی حاکم اللہ کو سمجھتی ہو

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ - اے ہمارے رب اور بھیج ان میں

رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ -ایک رسول ان میں سے

يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ - (جو) جو پڑھ کر سنائے ان کو

اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ - تیری آیات اور جو تعلیم دے ان کو

الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ -کتاب کی اور حکمت کی

وَ يُزَكِّيۡهِمۡ -اور جو تزکیہ کرے ان کا

زَكّٰی يُزَكِّي ، تَزْكِيَةً پاک کرنا، تزکیہ کرنا
(II - تفعيل)

اِنَّكَ اَنۡتَ - بیشک تو ہی

الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ - بالادست ، حکمت والا ہے

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ
الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

اور اے رب، ان لوگوں میں خود انہیں کی قوم سے ایک ایسا رسول
اٹھائیو، جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم
دے اور ان کی زندگیاں سنوارے تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے

"Our Lord! send amongst them a Messenger of their own, who shall rehearse Thy Signs to them and instruct them in scripture and wisdom, and sanctify them: For Thou art the Exalted in Might, the Wise."

محمد اقبال

قصہ ابراہیم علیہ السلام کے اختتام پر

روئے سخن ان لوگوں کی طرف جو لوگ امت مسلمہ کے حق امامت و برتری کو چیلنج کررہے تھے، جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور رسالت سے برسرپیکار تھے اور رسول اللہ ﷺ سے اس موضوع پر بحث وجدال میں مبتلا تھے کہ دین اسلام کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہ اصل دین کیا ہے اور ان کے مفروضات کیا ہیں

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾

دعائے خلیل

- عن خالد بن معدان، عن أصحاب رسول الله ﷺ أنهم قالوا: يَا رَسُولَ الله أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ. فقال: أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى - صَلَوَاتُ الله عَلَيْهِمْ- وَرَأَتْ أُمِّي رُؤْيَاهَا حِينَ حَمَلَتْ بِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ بُصْرَى فِي أَرْضِ الشَّامِ – [مسند أحمد و غيره]

- خالد بن معدان (اور سیدنا ابوامامہؓ بھی) روایت کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول ﷺ نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! آپؐ کے معاملہ میں سے کون سی نشانی سب سے پہلے ظاہر ہوئی، تو آپؐ نے فرمایا:

"میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری ماں نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے وجود سے روشنی نکلی، جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے"

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

دعائے خلیل

- ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل (علیہ السلام) دونوں ملکر عرض کر رہے ہیں کہ اے پروردگار ہم دونوں کی نسل میں سے ایک امت مسلمہ ، ایک اپنی فرماں بردار امت پیدا کر

اور اس کے معاً بعد (اس آیت میں) منھم کا لفظ لایا گیا ہے جس سے مراد اسماعیل کی نسل

حضرت موسیٰ ؑ کا اپنی قوم کو خطاب " خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی طرف کان دھرو" (استثنا۔18: 15)

- " میں ان کے لیے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا" (استثناء 18: 18)

- اس دعا میں رسول کا لفظ اہل کتاب ، بالخصوص یہود کو یہ بتاتا ہے کہ سیدنا ابراہیم نے بنی اسماعیل میں جس نبی کی بعثت کے لیے دعا کی تھی ، یہ وہی ہیں جن کا تعارف موسیٰ علیہ السلام نے تورات کی کتاب استثنا میں ' میری مانند ' کے الفاظ سے کرایا ہے

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

دعائے خلیل

- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اس دعا میں رسول آخر زمان ﷺ کے مبعوث ہونے کے تین (اور بعض کے نزدیک چار) اہم مقاصد بیان فرمائے ہیں
- ابراہیم نے رسول مانگا تو ان تمام ضرورتوں اور نزاکتوں کا بھی خیال رکھا جو کسی بھی امت کے لیے رسول سے استفادہ کی خاطر ضروری ہیں۔
- یا اللہ! جن لوگوں کو میں تیرے محترم گھر کے پاس بسا رہا ہوں ان میں وہ رسول بھیجنا جس کی تعلیم کے نتیجے میں ایک امت مسلمہ وجود میں آئے
- تلاوت اور تعلیم کو الگ بیان کرنے کی وجہ - تلاوت کا تعلق الفاظ سے ہے اور تعلیم کا معانی سے
- چار اہم اصطلاحات ۱- تلاوت آیات ۲ - تزکیہ ۳- تعلیمِ کتاب ۴- تعلیمِ حکمت
- آپ ﷺ کے فرائض چہارگانہ - قرآن میں ان کا ذکر بھی چار مرتبہ آیا ہے

2:129 ، 2:151، 3:164 ، 62:2

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾

- ان چار اصطلاحات کا نبی اکرم ﷺ سے اور آپ کے مشن سے تعلق !
- آپ ﷺ نے دنیا کے اندر جو انقلاب لے کے آنا تھا - اس کے لیے جو مردانِ کار درکار تھے وہ آپ کے ان فرائض چہار گانہ سے تیار ہونے والے تھے اور ہوئے
- اگر کسی عظیم مشن کی تکمیل کے لیے مردانِ کار میسر نہ ہوں یا وہ عظیم مقصد کو پالینے اور اس کے لیے قربانیاں دینے کے لیے تیار نہ ہوں تو .... کیا ہوتا ہے ؟
- ان چار کاموں میں - تین کا ذکر بطور ذرائع - اور ایک (تزکیہ) کا بطور مقصود اور مطلوب
- اس مقام کے علاوہ اس آیت کے باقی تین مقامات پر ان فرائض کی ترتیب ایک جیسی
- ترتیب کے اس فرق کی وضاحت ! تین مقامات پر یہ ترتیب اللہ کی طرف سے (تلاوت، تعلیم کتاب ، تزکیہ ، تعلیم حکمت) ایک مقام پر (اسی آیت میں) ترتیب ابراہیمؑ کی طرف سے
- ان چار کاموں (یا اصطلاحات) کا تعلق کس چیز ہے ؟ قرآن کریم سے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾

- ⇦ انذار اور تبشیر
- ⇦ تبلیغ اور تذکیر
- ⇦ موعظت اور نصیحت
- ⇦ تعلیم اور تربیت
- ⇦ تزکیہ اور تصفیہ
- ⇦ تطہیر اور تعمیر

اسی کتاب قرآن مجید
کے ذریعے سے

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

☜ تلاوت کتاب: تَلَا يَتۡلُو تلاوۃ کرنا (خود پڑھنا)، اگر علیٰ کے ساتھ ہو کسی کو پڑھ کر سنانا

- آپ ﷺ کے کارِ نبوت کا آغاز تلاوتِ کتاب سے
- اسکی بدولت کیا تبدیلی آئی؟ ← تطہیرِ فکر و ذہن
- قرآن کی آیات نے لوگوں کے ذہنوں سے توہمات، ملحدانہ خیالات، مشرکانہ عقائد، انحراف اور فساد کو اکھاڑ پھینکا
- اسکی جگہ توحید، جزا و سزا، بعث بعد الموت، حشر نشر، جنت و دوزخ پر یقین محکم۔

انسان کا اس کائنات اور خود اپنے بارے نظریہ بدل دیا

قرآن کیا تبدیلی لایا؟

قران نے ان لوگوں کی.....

- فکر بدلی
- سوچ کا زاویہ بدلا۔ نقطۂ نظر بدلہ
- اقدار بدلیں
- عزائم بدلے
- امنگیں بدلیں
- شوق بدلے
- خوف بدلے - امیدیں بدلیں
- اخلاق بدلے - کردار بدلے
- جلوت بدلی خلوت بدلی
- انفرادیت بدلی - اجتماعیت بدلی
- دن بدلا - رات بدلی

تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوات

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

☜ **تزکیہ** : پاک کرنا، نشو نما دینا

- تلاوتِ کتاب کے نتیجے میں :
- لوگوں کے اذہان و قلوب و فکر میں جو تبدیلی آئی
- معاشرے کی جو کایا پلٹی
- کفر و شرک و ضلالت کے جو اندھیرے دور ہوئے
- انسانی نقطۂ نظر و فکر کی جو اصلاح ہوئی
- خالق کے ساتھ انسان کا جو ٹوٹا ہوا رابطہ بحال ہوا

یہ حاصل " تزکیہ " ہے

معاشرے کی یہ تبدیلی، انسانی فکر کی اصلاح، توہم پرستی کی بیخ کنی، انسانی اخلاق و معاملات میں عالمگیر انقلاب (اور اصلاح) - قرآن کریم کے تزکیئے کے بغیر ممکن نہ تھا

وَيُزَكِّيهِمْ

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

چوں بجاں در رفت جان دیگر شود
جان چو دیگر شد جہان دیگر شود

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

☜ **تعلیم کتاب** : تلاوت کتاب سے الگ ایک مرحلہ

- کتاب کا لفظ قرآن میں قوانین اور احکام کے لیئے بھی
- شریعت کے اوامر و نہی ۔ حلال و حرام
- کتاب ۔ قرانِ حکیم کو احکام کو کھول کر بیان کرنا

☜ **تعلیم حکمت** : مفسرین کے نزدیک حکمت سے فہم قرآن مراد ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ کا سکھانا اور اس کے معانی اور مفاہیم اور مطالب کا سمجھانا یہ سب حکمت میں شامل ہیں۔

- اسی لیئے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد سنت رسول ﷺ ہے کی آپ ﷺ نے اس کتاب کے احکام اور رموز و اسرار جو بیان فرمائے وہ سنتِ رسول ﷺ یا حدیث کی صورت میں آج موجود ہیں
- دین کے احکام میں انسان کے لیئے مفید اور نفع بخش مصلحتیں ، ان کا مقام اور مرتبہ سب حکمت میں شامل ہیں

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ - اور کون منہ موڑتا ہے

رَغِبَ يَرغَب ، رَغْبَةً ....

رَغِبَ اگر عن کے ساتھ ہو تو معنی "منہ پھیرنا، رو گردانی کرنا" اگر الیٰ کے ساتھ ہو تو رغبت ہونا

مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ - ابراہیم علیہ السلام کے دین سے

اِلَّا مَنْ - سوائے جس نے

سَفِهَ - بیوقوف بنایا (س ف ہ)

سَفِهَ يَسْفَه ، سَفَهاً - بے وقوف بنانا

سفہ: جسمانی ہلکاپن، عرف عام میں کم عقل

اردو میں: سفیہہ، سفاہت (حماقت)

نَفْسَهٗ - اپنے نفس کو

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِی الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ - اور چنا ہم نے اس کو (ابراہیم علیہ السلام کو) (ص ف و)

اِصْطَفَى يَصْطَفِي ، اِصْطِفاءً - چن لینا، منتخب کرنا (VIII)

اِصْطَفَى کی تفصیل آگے سلائیڈ میں

وفِی الدُّنْيَا - دنیا میں

وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ - اور یقینا وہ آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ - صالحین میں سے ہے

اصْطَفَيْنٰهُ ۔ اَصْطَفَى

- ص ف و – مادہ ، سہ حرفہ مادہ، حروف اصلی، Root Letters, Triliteral root
- صَفَا يَصْفُو ، صَفْوًا کسی چیز کا ہر طرح کی آمیزش سے پاک ہونا، خالص ہونا، صاف ہونا (ا)
- صَفّٰى يَصفِّي، تَصْفِيَةً (II – تفعيل) کسی چیز کو آمیزش سے پاک کرنا، صاف کرنا -
- اَصْفٰى يُصْفِي ، إصْفَاءً (IV – افعال) آمیزش سے پاک کرنا، یعنی دوسروں سے الگ کرکے کسی کو کسی چیز یا کسی کام کے لیے مخصوص کرنا - اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ
- اِصْطَفٰى يَصْطَفِي ، اِصْطِفاءً (VIII – افتعال) کسی کو اپنے لیے خاص کرنا ، چن لینا، منتخب کرنا
- مُصْطَفٰى (مفعول) : چنا ہوا، پسند کیا ہوا
- اردو میں ۔ صفاء، صفائی، تصفیہ (صلح صفائی)، اصفیاء (نیک لوگ)، صفیّہ، مصفّٰی، مصطفٰی

جن چیزوں کو اللہ نے چنا، منتخب فرمایا

1. وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ آمیزش سے پاک کرنا،
2. إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ کسی کو اپنے لیے خاص کرنا، چن لینا، منتخب کرنا
3. اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۲۲/۷۵
4. يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ ۔۔
5. إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ
6. اردو میں ۔ صفاء، صفائی، تصفیہ (صلح صفائی)، اصفیاء (نیک لوگ)، صفیّہ، مصفّی، مصطفیٰ

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ
فِی الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اب کون ہے، جو ابراہیمؑ کے طریقے سے نفرت کرے؟ جس نے خود اپنے
آپ کو حماقت و جہالت میں مبتلا کرلیا ہو، اس کے سوا کون یہ حرکت
کرسکتا ہے؟ ابراہیمؑ تو وہ شخص ہے، جس کو ہم نے دنیا میں اپنے کام کے
لیے چُن لیا تھا اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں ہو گا

And who turns away from the religion of Abraham but such as debase their souls with folly? Him We chose and rendered pure in this world: And he will be in the Hereafter in the ranks of the Righteous.

محمد اقبال

وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ‌ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾

ملت ابراہیم کا مفہوم

- ملتِ ابراہیم کا معنیٰ ہے ابراہیم کا طریقہ یعنی ابراہیم کا دین، اس کا طرز عمل، اس کا ضابطہ حیات
- سابقہ آیات میں ابراہیم علیہ السلام کے کارناموں ان کے گہرے احساس، ان کی للّٰہیت، ان کے تاریخی آثار، ان کی سوچ اور ان کی دعاؤں کا ذکر۔ ان کی زندگی رضائے الٰہی کے حصول کا دوسرا نام، ان کی زندگی کا ایک ایک ورق اللہ کی اطاعت، اس کے دین کی تبلیغ و اشاعت، اس کی سربلندی اور اسی کے لیے قربانیوں کے نور سے منور ہے
- انھیں کارناموں اور قربانیوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس عظیم شخصیت کو دنیا کی امامت کے منصب پر فائز کرتا ہے۔ اس کے ہاتھوں اس گھر کی تعمیر کراتا ہے جو اللہ کی بندگی اور عبادت کا سب سے پہلا مرکز اور دنیا بھر کی ہدایت کا سب سے پہلا سرچشمہ ہے۔
- اسی کی دعاؤں سے وہ رسول مبعوث ہوتا ہے، جس کا اٹھایا ہوا انقلاب پوری نوع انسانی کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسی کی برکت سے ایک ایسی امت وجود میں آتی ہے جو اس زمین کے بڑے حصے پر اللہ کے نام کو بلند کرتی اور اس کے دین کو نافذ کرتی ہے

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

- ان کی عزت اور ان کا احترام نہ صرف آسمانی مذاہب کے ماننے والوں میں بلکہ مشرکینِ عرب میں بھی
- حضرت ابراہیم کا یہی کردار اور ان کی یہی ہر دل عزیزی ہے جس کی وجہ سے اللہ کا دین کہنے کی بجائے ملتِ ابراہیم کہہ کر ان تمام گروہوں کو اس طرف متوجہ کیا گیا ہے
- لیکن اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد آنے والی آیات میں یہ بات بالکل واضح کر دی گئی ہے کہ ملت ابراہیم اسلام کے سوا کوئی اور چیز نہیں۔
- یہاں فرمایا گیا کہ جس کو اللہ نے سب کی امامت کے لیے منتخب فرمایا، کوئی احمق ہی ہوگا جو اس کی ملت کی پیروی سے اعرض اختیار کرے گا۔
- اس سے کنارہ کش صرف وہی ہوگا جو اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ اس سے دور وہی ہوگا جو اپنے آپ کو برباد کرنے والا ہوگا
- در حقیقت یہ سخت حماقت اور بیوقوفی ہوگی کہ انسان اس پاک اور روشن دین کو چھوڑ دے، ہدایت کی شاہراہ ترک کرکے کفر و شرک اور فساد کی کجراہوں میں جاپڑے